Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۶ شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۳ ظہور ۱۳۵۶ ہش ۔ ۳ اگست ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۷۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہت نیک وہی ہے جو بہت دُعا کرتا ہے

سب حاجتیں بغیر شرم کے خُدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے

"تم خدا تعالیٰ کے ملنے کی صراطِ مستقیم تلاش کرو اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں میری راہ نمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجاوے گی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے کیوں نہ پائے؟ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے۔ نماز کا دوسرا نام دعا بھی ہے جیسے فرمایا اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ پھر فرمایا وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے۔ پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ میری ذات پر شک کرتے ہیں پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دُور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے وہ شخص تو تمہاری آواز سُن کر تم کو جواب دے گا مگر جب وہ دُور سے جواب دے گا تو تم بباعث بہرہ پن کے سُن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دُوری دُور ہوتی جائے گی تو تم ضرور آواز کو سُنو گے۔ جب سے دُنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہو جاتی کہ اس کی ہستی ہے بھی۔

پس خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سُن لیں۔ یا دیدار یا گفتار۔ اور آج کل کا گفتار قائم مقام ہے دیدار کا۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سُن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اُٹھ جاوے گا تو اس کی آواز سُنائی دے گی۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۲۶-۲۲۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲ ظہور۔ محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب حال مقیم لندن کی صحتیابی کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے رقم فرماتی ہیں:۔

"عزیزم مرزا مبارک احمد جو کہ آجکل لندن میں مقیم ہیں بیمار ہیں۔ ان کو تیز بخار ۱۰۵ اور ۱۰۶ تک ہوتا رہا تھا اب بخار کو دو چار روز سے آرام ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے اسلئے احبابِ جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ نیز صحت والی لمبی عمر اور کام کرنے والی لمبی زندگی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء"

مختلف عوارض کی وجہ سے میری اہلیہ کی اور خاکسار کی طبیعت ناساز رہتی ہے۔ مجھے آجکل زیادہ تکلیف ہے۔

تمام احباب و بزرگانِ جماعت سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحم شاملِ حال رکھے اور صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز الہٰی خدماتِ دینیہ بجالاتے رہنے کی توفیق عطا فرماوے جو اس کی درگاہ میں مقبول ہوں اور ہر دم اپنی رضاء کی راہوں پر گامزن رکھے۔ آمین

خاکسار بشارت الرحمٰن (ناظر تعلیم و صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

---

۲۶ جولائی ۱۹۷۷ء کی شب کو مکرم فلائیٹ لیفٹیننٹ طارق پرویز احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا۔ نومولود محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے، بی۔ ٹی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا پوتا اور محترم میجر عبد الحمید صاحب سابق مبلغ امریکہ و جاپان کا نواسہ ہے (باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ✦ پرنٹر: سید عبد الحی ✦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✦ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ ظہور ۱۳۵۶ ہش

۳ اگست ۱۹۷۷ء

دولت کی ہوس اور اس کی فتنہ سامانی

اللہ تعالیٰ نے مال کے ساتھ حد سے زیادہ محبت کا انجام دوزخ کو قرار دیا ہے یعنی جو لوگ دولت کی محبت میں گرفتار ہو کر اسے ہر جائز اور ناجائز ذریعہ سے سمیٹنے اور جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں، نہ اپنی جدّوجہد کو پیداوارِ دولت کے جائز ذرائع تک محدود رکھتے ہیں اور نہ حاصل کردہ دولت کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں وہ اپنی اس عاقبت نااندیشی کی وجہ سے اپنے آپ کو دوزخ کا مستحق بنا لیتے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگلے جہان میں دوزخ مقدر کر دی جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے انتہائی ہولناک اور عبرتناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝" (التوبۃ آیات ۳۴، ۳۵)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ (یہ عذاب) اس دن (ہوگا) جبکہ اس (جمع شدہ سونے اور چاندی) پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر اس (سونے اور چاندی) سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کے مزہ کو چکھو۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ مال و دولت سے پیار اور اس میں استغراق کا انجام انتہائی ہولناک ہے اور وہ یہ کہ ایسے لوگوں کو آخرت میں جہنم کے انتہائی دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ لیکن یہ تو اس عذاب کا ذکر ہے جو اگلے جہان میں انہیں ملے گا، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک اور جگہ اس امر کا بھی ذکر کیا ہے کہ ایسے لوگوں کو اس دنیا میں بھی آگ کے عذاب سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو کسی طرح جہنم کی آگ سے کم نہیں ہوتی وہ تمام تر آسائشوں اور ظاہری فارغ البالی کے باوجود جیتے جی دوزخ میں ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس آگ کا ذکر کرتے ہوئے جو وہ خود اپنے لئے اپنے ہاتھوں سے بھڑکاتے ہیں فرماتا ہے:-

"اَلَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۡ ۖ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۭ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۭ" (الھمزۃ آیات ۳ تا ۸)

ترجمہ: جو (شخص) مال جمع کرتا ہے اور اس کو شمار کرتا رہتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس (کے نام) کو باقی رکھے گا۔ ہرگز ایسا نہیں (جیسا اس کا خیال ہے بلکہ) وہ یقیناً حطمہ میں پھینکا جائے گا اور (اے مخاطب!) تجھے کیا معلوم ہے کہ یہ حطمہ کیا شئے ہے؟ یہ اللہ کی خوب بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو دلوں کے اندر تک جا پہنچے گی۔

ان آیات میں جس آگ کا ذکر ہے اس سے مراد نت نئی پریشانیوں اور دولت کی فتنہ سامانیوں کی وجہ سے لاحق ہونے والی وہ بے چینی اور اضطراب کی ناقابلِ بیان کیفیت ہے جس میں سے دولت کے پجاری ہر لمحہ اور ہر آن گزرتے رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے ایک لحاظ سے جیتے جی دوزخ میں ہی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آگ کی یہ خاصیت بیان کی ہے کہ یہ دلوں کے اندر تک جا پہنچتی ہے۔ اس میں اسی دلی بے چینی اور اضطراب کی طرف اشارہ ہے جو دولت کی وجہ سے انہیں ہر دم لاحق رہتا ہے اور وہ اس بے چینی اور اضطراب کی آگ میں بھن رہے ہوتے ہیں۔ چنانچہ دولت کی حرص اور طمع اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی پریشانیوں اور مصائب کو آگ سے تشبیہ دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اب سمجھنا چاہئے کہ جہنم کیا چیز ہے؟ ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متولّی نہیں ہوتا۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت، مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان و سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ .... لذّاتِ دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشہ میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے۔ ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے اور اس طرح پر یہ بات کہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۰ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحات ۱۰۱، ۱۰۲)

پس دولت کی ہوس ایک خطرناک روحانی بیماری ہے جو انسان کو خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا کر چھوڑتی ہے۔ ایسے شخص کا آخرت میں ہی جہنم ٹھکانہ نہیں ہوتی بلکہ اس دنیا میں بھی اس کے لئے ایک جہنم پیدا کر دی جاتی ہے۔ وہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ میں جل رہا ہوتا ہے مال کی ہوس کا مآل بے چینی، بے قراری اور اضطراب کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ بے چینی، بے قراری اور اضطراب کی یہ آگ اسے ہر دم اور ہر لحظہ بھسم کر رہی ہوتی ہے۔ اس کی زندگی کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرے اور جس ذریعہ سے بھی دولت حاصل ہو سکتی ہو خواہ وہ کتنا ہی ناجائز اور حرام کیوں نہ ہو اسے اختیار کرنے میں اسے قطعاً کوئی عار نہیں ہوتی۔ اس کبھی نہ ختم ہونے والی ہوس کے زیرِ اثر وہ ہر قسم کے گناہوں اور ظلم و تعدی، اتلافِ حقوق، غلط کاری اور دلآزاری کا مرتکب ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ اس کی اپنی بھڑکائی ہوئی آگ سے نکلنا اس کے لئے ممکن نہیں رہتا اور وہ اسی میں جلتا اور بھنتا رہتا ہے اور اس کی وہی حالت ہوتی ہے جس کا نقشہ کھینچتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

"اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝" (الھمزۃ آیات ۹، ۱۰)

ترجمہ: پھر وہ آگ سب طرف سے بند کر دی جائے گی تاکہ اس کی گرمی ان کو اور بھی زیادہ تکلیف دہ محسوس ہو اور وہ (اس حالت میں) لمبے ستونوں سے بندھے ہوئے ہوں گے (یعنی ان کے لئے اس آگ سے بچ نکلنا ممکن نہ رہے گا)

ایسا شخص دولت کی ہوس اور بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ میں جلتا اور بھنتا ہوا آخر اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے اور اگلے جہان میں بھی اس کے لئے نارِ جہنم اور اس کا دردناک عذاب پہلے سے موجود ہوتا ہے اور اسے کہہ دیا جاتا ہے کہ جو دولت تو جمع کیا کرتا تھا اور جس کے غموم و ہموم میں تو غلطاں و پیچاں رہتا تھا اب یہاں بھی اس کا مزہ چکھ (العیاذ باللہ)۔

امۃ المتین مرحومہ کی نماز جنازہ

عزیزہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب ورک (بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلولپوری) جو ڈنمارک میں وفات پا گئی تھیں ان کا جنازہ ۸ اگست ۷۷ء بروز اتوار صبح آٹھ بجے راولپنڈی پہنچ رہا ہے اسی روز بعد نماز مغرب ربوہ میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد تدفین عمل میں آئے گی۔ انشاء اللہ۔

جملہ عزیز و اقارب اور مقامی احباب جماعت سے نماز جنازہ میں شریک ہونے کی درخواست ہے

صلاح الدین احمد

(مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید حقیقی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک بلند ترین تصوّر

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد سیالکوٹ شہر)

اسلام کا اصل الاصول اور بنیادی عقیدہ توحید باری تعالیٰ ہے۔ توحید کے معنی ہیں خدا تعالیٰ کو ذات و صفات میں ایک ماننا ۔۔ یہی وہ عقیدہ ہے جس کے قیام و انصرام کے لئے خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے نبی اور رسول بھیجتا رہا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ
وَلَا رَسُوْلٍ اِلَّا یُوْحٰی
اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا
فَاعْبُدُوْنِ ۵
( )

کہ دنیا میں ہر نبی اور رسول کی بعثت کا اصلی مقصد یہی ہوتا رہا ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ کائناتِ عالم میں صرف میں ہی ایک معبود ہوں۔ پس تم سب میری ہی عبادت کرو اور میری ہی صفات کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ۔

آج سے چودہ سو سال قبل جب دنیا ایک دفعہ پھر بت کدہ بن چکی تھی اور خدا کا نام متروک ہو چکا تھا غیرتِ حق جوش میں آئی اور اُس نے اپنے پیارے حبیب سیدنا حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تاکہ پھر بتوں کو توڑا جائے اور توحیدِ باری تعالیٰ کو قائم کیا جائے چنانچہ آپؐ کے دم قدم کی برکت سے دنیا میں "جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ" کا نعرہ بلند ہوا اور ایمان کی کفر سوز برق تجلیوں کے سامنے بڑے بڑے لات منات اور ہبل گرتے دکھائی دیئے۔

علامہ اقبال کہتے ہیں ؎
ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر
کہیں مسجود تھے پتھر کہیں معبود شجر
خوگرِ پیکرِ محسوس تھی انساں کی نظر
مانتا پھر کوئی اَن دیکھے خدا کو کیونکر
تجھ کو معلوم ہے لیتا تھا کوئی نام ترا
قوّتِ بازوئے مسلم نے کیا کام ترا
(بانگِ درا)

کون کہہ سکتا تھا کہ اسلام نے دلائل و براہین کی نوکِ قلم سے مسلمانوں کے الواحِ قلوب پر توحید کے جو جانفزا نقوش رقم کئے تھے وہ اتنے کم گہرے اور بے آب تھے کہ دنیا کی آرائش و زیبائش کے چند چھینٹے ہی ان کی تمام آب و تاب کو ختم کر دیں گے اور وہ پھر توحید نما شرک کی طرف لوٹ آئیں گے مگر یہ حقیقت اپنی جگہ ہے اور آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ علمبردارانِ توحید خود شرک کی آلائشوں سے اپنی چادرِ ایمان کو داغدار کئے ہوئے ہیں۔

علامہ اقبال کہتے ہیں ؎
میں نے اے میر سپاہ! تیری سپاہ دیکھی ہے
قُلْ ھُوَ اللّٰہ کی شمشیر سے خالی ہیں نیام

پھر کہتے ہیں ؎
بُت شکن اُٹھ گئے باقی جو رہے بُت گر ہیں
تھا براہیم پدر اور پسر آزر ہیں

ایک اور جگہ کہتے ہیں ؎
ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

پس ان حالات میں جب دنیا بُت کدہ جہالت بن چکی تھی ایک مردِ حق کی جو دنیا میں مبعوث ہو کر "رسم خلیل" کو زندہ کرتا کیونکہ کلمہ طیبہ اسی حقیقت کا آئینہ دار ہے۔

علامہ اقبال کہتے ہیں ؎
صنمکدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیل
یہ نکتہ وہ ہے جو پوشیدہ لا اِلٰہ میں ہے

چنانچہ عین اس وقت جب "اسلامی توحید جو اپنے وسیع قرآنی مفہوم میں دنیا کی اہم ترین اخلاقی طاقت تھی، علماء اور متصوفین کے ہاتھ میں علم العقائد کا ایک مسئلہ بن گئی۔ کم نظر لوگ جن کا مافی الضمیر قرآن کے خدا میں بھی وہی بُت ڈھونڈنا چاہتا تھا جنہیں تباہ کرنا اسلام کا عین مقصد تھا۔ وہ ان مسائل میں پڑ گئے جن میں غیر ضروری اور غیر مفید تجسس سے اللہ اور رسولؐ نے مصلحتاً منع کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو موجِ کوثر صفحہ ۳) تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سنتِ مستمرہ اور اپنے وعدے کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا۔ جنہوں نے دنیا کے سامنے توحیدِ حقیقی کی حقیقت و عظمت کو آشکارا فرمایا۔

حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ کلمہ جو ہر روز (ہم۔ ناقل) پڑھتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ انسان زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق کہ میرا معبود، محبوب اور مقصود خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ اِلٰہ کا لفظ محبوب اور اصل مقصود اور معبود کے لئے آتا ہے۔ یہ کلمہ قرآن شریف کی ساری تعلیم کا خلاصہ ہے جو مسلمانوں کو سکھایا گیا ہے۔ ..... تاکہ ہر وقت انسان اسلامی تعلیم کے مغز کو مدنظر رکھے اور جب تک یہ حقیقت انسان کے اندر پیدا نہ ہو جائے سچ یہی ہے کہ نجات نہیں۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ "من قال لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ فدخل الجنّۃ" یعنی جس نے صدق دل سے لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ کو مان لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ لوگ دھوکہ کھاتے ہیں اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ طوطے کی طرح لفظ کہہ دینے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے اگر اتنی ہی حقیقت اس کے اندر ہوتی تو پھر سب اعمال بیکار اور نکمے ہو جاتے اور شریعت (معاذ اللہ) لغو ٹھہرتی۔"

"حقیقت یہ ہے کہ وہ مفہوم جو اس میں رکھا گیا ہے وہ عملی رنگ میں انسان کے دل کے اندر داخل ہو جائے۔ جب یہ بات پیدا ہو جاتی ہے تو ایسا انسان فی الحقیقت جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔..... یہ سچی بات ہے اور جلد سمجھ میں آجاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا انسان کا کوئی محبوب اور مقصود نہ رہے تو پھر کوئی دکھ اور تکلیف اسے رستا نہیں سکتی۔ یہ وہ مقام ہے جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے۔"
(الحکم ۱۷؍جنوری ۱۹۰۷ء)

حضورؑ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ الفاظ سے تعلق نہیں رکھتا۔ وہ دلوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ درحقیقت اس کلمہ کے مفہوم کو اپنے دلوں میں داخل کر لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی عظمت پورے رنگ کے ساتھ ان کے دلوں میں بیٹھ جاتی ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص سچے طور پر کلمہ کا قائل ہو جاتا ہے تو بجز خدا کے کوئی اس کا مطلوب باقی نہیں رہتا۔"
(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک کلمہ طیبہ کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ ایک موحد باللہ کی زبان ہی اس کے دل کی ترجمانی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ اس کا ہر فعل اور ہر عمل اسی نقشہ توحید میں سرمست ہونا چاہیئے اور اسی روشنی میں اس کی ہر حرکت و سکون کو چمکنا چاہیئے تاکہ اس کے چہرہ کے انوار درخشندہ کو دیکھتے ہی ہر شخص یہ کہہ اُٹھے کہ یہ وحدہٗ لا شریک خدا کا پجاری اور عاشقِ صادق ہے۔

حضورؑ اسی توحیدِ حقیقی کی ایک اور جگہ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ خیال نہ کریں کہ ہم کب بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔ ہم بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں؟ یاد رکھو یہ تو ادنیٰ درجہ کی بات ہے کہ انسان بتوں کی پرستش نہ کرے ...... اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ہوائے نفس اور ہوس بھی معبود ہیں۔ جو شخص نفس پرستی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا ہے یا اپنی ہَوا و ہوس کی اطاعت کر رہا ہے اور اس کے لئے رو رہا ہے وہ بھی بُت پرست ہے اور مشرک ہے۔ یہ لا نفی جنس ہی نہیں کرتا بلکہ ہر قسم کے معبودوں کی نفی بھی کرتا ہے، خواہ وہ انفسی ہوں یا آفاقی۔ خواہ دل میں چھپے ہوئے بُت ہیں یا ظاہری بُت ہیں۔ مثلاً ایک شخص بالکل اسباب ہی پر توکل کرتا ہے تو یہ بھی ایک قسم کا بُت ہے ...... مرئی قسم کے بُت تو جھٹ پٹ پہچانے جاتے ہیں اور ان سے مخلصی حاصل کرنا آسان ہے ...... مگر ابھی تو ہزاروں بُت انسان بغل میں لئے پھرتا ہے اور وہ لوگ جو فلسفی اور منطقی کہلاتے ہیں وہ بھی ان کو اندر سے نکال نہیں سکتے۔"

پھر فرماتے ہیں :-

"جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں رہتا میں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کا ماننے والا ہے کیونکہ وہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کو پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اس میں بغض، کینہ، حسد، ریا وغیرہ کے بُت نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ سے تو اس کا قرب ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی اُسی وقت ہوتی ہے اور اُسی وقت وہ سچا موحد بنتا ہے جب یہ اندرونی بُت تکبر، خود پسندی، ریاکاری، کینہ و عداوت، حسد، بخل، نفاق و بدعہدی وغیرہ دُور ہو جائیں۔"

(الحکم ۱۷ ر جنوری ۱۹۰۷ء)

حضورؑ ایک اَور جگہ فرماتے ہیں :-

"بعض بُت ظاہر ہیں مگر بعض بُت باریک ہیں ...... وہ باریک بُت جو لوگ اپنی بغلوں کے اندر دبائے پھرتے ہیں وہ نہایت باریک کیڑے ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کے بڑے فضل کی خوردبین کے سوائے نظر نہیں آ سکتے ...... وہ بُت جذباتِ نفسانی کے بُت ہیں جو کہ انسان کو خدا تعالیٰ اور اپنے ہم جنسوں کی حقوق تلفی میں حد سے باہر لے جاتے ہیں۔ بہت سے پڑھے لکھے جو کہ عالم کہلاتے ہیں اور فاضل کہلاتے ہیں اور مولوی کہلاتے ہیں اور حدیثیں پڑھتے ہیں اپنے آپ میں ان بتوں کو شناخت نہیں کر سکتے اور ان کی پُوجا کرتے ہیں۔ ان بتوں سے بچنا بہادر آدمی کا کام ہے۔ جو لوگ ان کے پیچھے لگتے ہیں وہ آپس میں نفاق رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق تلف کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک شکار مارا ہے۔ حد سے زیادہ اسباب پر زور مارتے ہیں اور ان کا تمام بھروسہ ان اسباب ہی پر ہوتا ہے۔ جب تک ان باتوں کا قلع قمع نہ کیا جاوے توحید قائم نہیں ہو سکتی۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء صہ ۲-۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِن ارشادات سے واضح ہے کہ آپ کے نزدیک توحیدِ حقیقی کے مفہوم میں یہ امور بھی شامل ہیں کہ انسان محض زبان اور دل سے ایک خدا کو نہ مانے بلکہ اُس کی وحدانیت کا ثبوت دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ عملاً اسی کو اپنا محبوب و مقصود اور معبود گردانے اور اس کے سوا دنیا میں کسی ذات پر توکل نہ کرے اور نہ کسی سے کوئی ایسا بُرا سلوک کرے جو رضائے محبوب کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرنے والا ہو بلکہ اس کی ہر حرکت و سکون اس کی محبت اور رضا کے لئے ہو۔

(باقی)

دائمی کرامتوں کا دانہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اور خدا نے اس (یعنی قرآن کریم۔ ناقل) کے ساتھ ... سینوں کو قبض سے انشراح کی طرف اور تنگی سے فراخی کی طرف پھیر دیا اور حجاب کو دُور کیا اور حق کو دکھلا دیا۔ یہاں تک کہ مومنوں کو الہاماتِ صریحہ اور مکاشفاتِ صادقہ اور صحیحہ تک پہنچا دیا اور دائمی کرامتوں کا دانہ ان کے سینوں کی ہموار زمین میں بو دیا۔"

(نجم الھدیٰ صہ ۱۶)

اپنے سینہ و دل کی زمین کو ہموار کرنے اور دائمی کرامتوں کا دانہ قبول کرنے کے لئے کچھ تیاری اور محنت کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم سے عشق و پیار پیدا کیجئے اور پورے ذوق سے اس کی طرف توجہ کیجئے تا خدائے عزّوجلّ وہ دن لائے جب وہ دانہ ہمارے سینوں میں بویا جائے اور ہم اس پاک کلام کی برکات سے مستفیض ہو سکیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا اس تیاری کا ایک حصہ ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ

یہ ارشادِ الٰہی قرآن پاک میں بار بار آیا ہے۔ تقریباً جہاں بھی نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی بتلائی گئی ہے :-

یُحْیِ الدِّیْنَ وَ یُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ بیعت کرتے وقت جو عہد کیا ہوا ہے کہ "مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اسے پورا کرے اور اپنے قول و فعل سے دینِ اسلام کو زندہ کرے اور شریعت کو قائم کرے۔

پس جو شخص جملہ شرائط کے ساتھ نماز کو قائم کرتا ہے اور جس پر زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے حقیقت میں یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عہدِ بیعت کو اپنے اقوال اور اپنے افعال سے سچ کر دکھایا اور حقیقت میں یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

آپ کو بھی فکر ہونی چاہیئے

ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"خدا تعالیٰ کے فضل سے اطفال ہزاروں کی تعداد میں ہر سال بڑھ جاتے ہیں۔ ان کو اسی نسبت سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ کچھ طفلانہ شعور بھی پیدا کر لیتے ہیں اس لئے ان کو توجہ دلا کر تیار کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے بڑوں سے پیچھے رہنے والے نہ ہوں۔ بلکہ ان سے آگے بڑھنے والے ہوں۔

یہ چندوں کی شکل ہے اور اللہ تعالیٰ پر جو مجھے توکل ہے اور اللہ تعالیٰ کا جو مجھ سے سلوک ہے، اسے دیکھتے ہوئے مجھے رقم کے متعلق گھبراہٹ نہیں ہوتی لیکن جو ہماری ذمہ داری ہے جب تک ہم اس کو پوری طرح ادا نہ کریں ہم اللہ تعالیٰ کے پورے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اس کی مجھے بھی اور آپ کو بھی فکر ہونی چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ ر جنوری ۱۹۷۶ء)

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی مکرم شبیر احمد صاحب تقریباً عرصہ تین ماہ سے بعارضہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(محمد سلیم جاوید بھیروی واہ کینٹ)

۲۔ میرے والد محترم شیخ محمد طفیل صاحب کو ایک حادثہ میں دائیں ٹانگ کی ہڈی پر سخت چوٹ آئی ہے اور بغرض علاج میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (شیخ محمد عارف بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۱۴

فہرست وصولی چندہ مہمان خانہ مستورات

ذیل میں جلسہ سالانہ پر ٹھہرنے والی مستورات کے لئے جو مہمان خانہ زیر تعمیر ہے اس کے چندہ کی اگلی قسط شائع کی جا رہی ہے۔ یہ فہرست وصولی ۱۸ ستمبر تک کی ہے اس کے بعد کی وصولی آئندہ شائع کی جائے گی۔ بہنیں بھی اور لجنات بھی اس چندہ کی طرف توجہ دیں۔ ابھی بہت کام باقی ہے۔ خرچ کے مقابلہ میں آمد خاصی کم ہے ہر عورت کا فرض ہے کہ اس چندہ میں حصہ لے۔ مربیان و صدر صاحبان جماعت سے بھی التماس ہے کہ جہاں لجنات کی باقاعدہ تنظیم نہیں وہ مستورات تک یہ تحریک پہنچا کر چندہ وصول کر کے بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مکرمہ اہلیہ صاحبہ عبدالوہاب صاحب۔	ڈیرہ غازی خان	۵۰/-
" " متین ہاشمی صاحب	"	۵۰/-
" " خیر محمد صاحب	"	۲۵/-
" " احمد یار خان صاحب	"	۲۰/-
" " عبدالرزاق صاحب	"	۱۰/-
" " ملک نسیم صاحب	"	۱۰/-
" والدہ صاحبہ فیروز قیصرانی صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۰/-
" "	وزیر آباد	۵۲۵/۴۵
مکرمہ فرحت شمیم صاحبہ خالد منزل	ربوہ	۵۰/-
" فرخ مبشرات صاحب	ساہیوال	۱۰۰/-
" اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب	"	۱۰/-
" " عبدالحی صاحب ناصر	"	۱۰/-
" " محمد دین صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۱۰/-
مکرمہ قیصرہ مجید صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مجید اللہ خان صاحب	منڈی بہاؤالدین	۵۰/-
" امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب	منڈی بہاؤالدین	۵۰/-
" تنویر صاحبہ " نصرت الٰہی صاحب	"	۵۰/-
" منیر کلیم صاحبہ " کلیم احمد صاحب	"	۵۰/-
" اہلیہ صاحبہ خان عبدالغفور صاحب	"	۲۰/-
" امۃ النصیر صاحبہ بنت "	"	۲۰/-
" نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ شہباز باجوہ صاحب	"	۲۰/-
" زاہدہ صاحبہ " ڈپٹی ظفر احمد صاحب	"	۱۵/-
" مریم صاحبہ " بشارت احمد صاحب	"	۱۰/-
" امۃ القدوس صاحبہ بنت خان عبدالغفور صاحب	"	۱۰/-
" امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ فیض محمد صاحب	"	۱۰/-
" ثریا صاحبہ اہلیہ قاضی سعید احمد صاحب	"	۱۰/-
" روبینہ بشیر صاحبہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۱۰/-
" ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ فضل احمد صاحب	"	۱۰/-
" مسرت بیگم صاحبہ " ارشاد احمد صاحب	"	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	"	۲۳/-
مکرمہ مطاہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ فضل دین صاحب	دارالبرکات ربوہ	۵۰/-
" مقبول اختر ظہیر الدین صاحب	" "	۱۰/-
" رحمت بی بی صاحبہ	" "	۲۰/-
" ذکیہ بیگم صاحبہ	" "	۱۰/-
مکرمہ خدیجہ ناز صاحبہ	دارالبرکات ربوہ	۱۰/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ غفور احمد صاحب	" "	۲۰/-
" حلیمہ طاہرہ صاحبہ ماسٹر عبدالسمیع صاحب	" "	۱۰/-
" بشریٰ ولی محمد صاحب	" "	۱۰/-
" صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب	دارالصدر شرقی ربوہ	۵۰/-
" ناصرہ بیگم صاحبہ " عبدالرحمان صاحب	" "	۲۵/-
" والدہ صاحبہ صغریٰ بیگم نذیر احمد صاحب	" "	۱۰/-
" صادقہ بیگم صاحبہ محمد اسحاق صاحب	" "	۲۰/-
" حفیظہ بیگم " الٰہی بخش صاحب	" "	۲۰/-
" حمیدہ بیگم صاحبہ ملک عبدالرحیم صاحب	" "	۱۰/-
" منصورہ بیگم صاحبہ عبدالعزیز صاحب	" "	۲۰/-
" ہاجرہ بی بی صاحبہ بشیر احمد صاحب	" "	۲۰/-
" حمیدہ نذر صاحبہ	دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰/-
" نسیم غفور صاحبہ	" "	۲۰/-
" عائشہ اسماعیل صاحبہ	" "	۱۵/-
" نصرت رشید احمد صاحب	" "	۱۰۰/-
" ممتاز بیگم صاحبہ منظور صاحب	" "	۲۵/-
" مختاراں صاحبہ والدہ حفیظ اللہ صاحب	" "	۱۵/-
" طاہرہ بی بی صاحبہ	" "	۱۰/-
" خورشید بیگم صاحبہ عزیز احمد صاحب	" "	۱۵/-
" امۃ المتین رشید صاحبہ	" "	۱۰/-
" بشریٰ سلیم بٹ صاحبہ	" "	۵۰/-
" بشریٰ بشیر احمد صاحبہ	" "	۳۰/-
" بشریٰ یعقوب صاحبہ	" "	۲۵/-
لجنہ اماء اللہ	" "	۶۵/-
مکرمہ امۃ المتین صاحبہ اہلیہ عبدالحمید صاحب	چونیاں ضلع قصور	۵۰/-
" صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرزاق صاحب	بھریارڈ۔ نواب شاہ	۱۰۰/-
" فاطمہ بی بی صاحبہ	دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰/-
" ہاجرہ بی بی صاحبہ	" "	۱۰/-
" انسانی سوار بیگم صاحبہ	" "	۱۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ	" "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	" "	۲۲/-
مکرمہ نذیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالرحمان صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۵۰/-
" ثریا بیگم مرحومہ اہلیہ ملک منور احمد صاحب	" "	۲۰۰/-
" خورشید بیگم صاحبہ " محمد عبداللہ صاحب مرحوم	" "	۱۰/-
" امۃ الحلیم زاہدہ صاحبہ اہلیہ شیخ محمد نعیم صاحب	" "	۵۰/-
مکرمہ نصیرہ نسیم صاحبہ بنت چوہدری شیخ محمود صاحب	دارالرحمت وسطی ربوہ	۲۰/-
" اہلیہ صاحبہ صوفی محمد ابراہیم صاحب	" "	۳۰/-
" مبشرہ طلعت صاحبہ بنت ملک محمد عبداللہ صاحب	" "	۱۰/-
" سکینہ سیفی صاحبہ اہلیہ نسیم سیفی صاحب	" "	۴۰/-
" رشیدہ بیگم صاحبہ بیوہ اللہ رکھا صاحب	" "	۱۰/-
لجنہ اماء اللہ	" "	۳۰/-
" "	بہاولپور	۳۰۵/-
" "	بھوڑو چک ۱۸	۳۰/-
" "	وہاڑی	۵۱۵/-
" "	جھنگ صدر	۵۰۰/-

میزان: ۳۹۷۰-۲۵

سابقہ وصولی: ۵۹۸۳۵-۵۰

کل میزان ۲۹-۹ تک: ۶۳۸۰۵-۷۵

"امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم"

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم کی تاریخ ۲۸ اکتوبر مقرر کی گئی تھی لیکن اب انہی تاریخوں میں اجتماع انصار اللہ منعقد ہوگا ان شاء اللہ۔ اس لئے امتحان کی تاریخ اب ۴ نومبر مقرر کی جاتی ہے۔ زعماء / زعماء اعلیٰ انصار اللہ نوٹ فرما لیں اور ارکین کو بھی مطلع کر دیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ اگست / ظہور میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے۔ قائدین کرام اس کا مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم غلام حیدر صاحب ولد محمد خان صاحب سابقہ سکونت رائے پور ضلع سیالکوٹ بعدہٗ کریم نگر ضلع تھرپارکر سندھ۔ وصیت نمبر ۱۵۰۳۲۔ اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر کوئی دوسرے دوست ان کے پتہ کے متعلق علم رکھتے ہوں تو نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

یکم تا ۱۰ اگست "عشرۂ وصولی" منایا جا رہا ہے۔ ناظمین اطفال دوران عشرہ نہ صرف تدریجی بلکہ مکمل بجٹ پورا فرما کر السابقون الاوّلون میں شامل ہوں۔

(سیکرٹری مال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین کرام اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے بھجوائیں! (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِبتلاء اور مشکلات و مصائب قومی ترقی کا ایک اہم ذریعہ ہوتے ہیں

ہمیں دُعاؤں اور نیک اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کو جذب کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الفرقان کی تفسیر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں :-

"(اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً تمہیں دشمنوں کی مخالفت اور ان کے اعتراضات سے گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ ہم نے ابتلاؤں اور امتحانات کا سلسلہ بھی جاری کیا ہوا ہے جن کے ذریعہ ہم کھوٹے اور کھرے میں امتیاز کر دیتے ہیں اور انبیاء کے زمانہ میں یہ امتحانات زیادہ تر اسی رنگ میں ہوتے ہیں کہ باپ کو بیٹے سے اور بیٹے کو باپ سے۔ خاوند کو بیوی سے اور بیوی کو خاوند سے۔ بھائی کو بہن سے اور بہن کو بھائی سے جدا ہونا پڑتا ہے۔ اور اِس طرح وہ ایک دوسرے کی ایمانی آزمائش کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ پھر یہ آزمائش صرف خاندانوں تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ قوم کی قوم کو اس دَور میں سے گذرنا پڑتا ہے اور کفار مومنوں کے لئے اور مومن کفار کے لئے ابتلاء اور آزمائش کا ایک ذریعہ بن جاتے ہیں چنانچہ دیکھ لو جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپؐ پر ایمان لانے سے اِدھر صحابہؓ کو آزمائشوں کی ایک آگ میں سے گذرنا پڑا اور اُدھر اُن کی مخالفت نے دشمنوں کی اندرونی خرابیوں کو بھی بے نقاب کر دیا۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوتے تو نہ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کی خوبیاں دُنیا پر ظاہر ہوتیں اور نہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ کی بدکرداریاں دُنیا پر عیاں ہوتیں۔ یہ اِسی ایمانی آزمائش کا نتیجہ تھا کہ اُس نے ایک طرف تو صحابہؓ کے اندرونی حُسن کو ظاہر کر دیا اور دوسری طرف کفار کا مخفی کوڑھ لوگوں پر ظاہر ہو گیا اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوتے تو دُنیا میں یہی سمجھا جاتا کہ ابوالحکم مکّہ کا ایک بہت بڑا مدبّر اور سمجھدار رئیس تھا اور ابوبکرؓ وہاں کا ایک دیانتدار اور با اخلاق تاجر تھا۔ جب مخالفت کی آگ بھڑکی تو اُس نے صحابہؓ کو کندن بنا دیا اور کفّار کا ملمع اُتار کر ان کا پیتل ہونا لوگوں پر ظاہر کر دیا۔ غرض صحابہؓ کفار کے لئے اور کفّار صحابہؓ کے لئے آزمائش کا ایک ذریعہ بن گئے مگر فرماتا ہے اِن آزمائشوں میں تمہارا صبر اور استقامت سے اپنے ایمان پر قائم رہنا ضروری ہے تاکہ تمہاری عظمت لوگوں پر ظاہر ہو اور یہ کبھی خیال نہ کرو کہ اگر ابتلاء اِسی طرح بڑھتے چلے گئے تو شائد تمہاری ہلاکت کا باعث بن جائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام حالات کو دیکھ رہا ہے۔ اِس میں یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ تم تو اِن ابتلاؤں سے گھبراتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ جو بصیر ہے وہ جانتا ہے کہ یہ ابتلاء تمہاری طاقت کو کچلنے کا باعث نہیں بلکہ تمہیں اور بھی ترقی کی طرف لے جانے والے ہیں یہی نکتہ مولانا رومؒ نے اپنے اِس شعر میں بیان فرمایا ہے کہ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیرِ آں گنجِ کرم بنہادہ است

یعنی ہر ابتلاء جو اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلوں پر آتا ہے اُس کے نیچے رحمتِ الٰہی کا ایک بہت خزانہ مخفی ہوتا ہے جو اُس کی ترقی کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو مکّہ کے بڑے بڑے رؤساء نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی کیسی اذیتیں پہنچائیں مگر یہی اذیتیں تھیں جنہوں نے سعید الفطرت لوگوں کی طبائع میں ہلچل مچا دی اور وہ خون کے دریاؤں میں سے گذرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ تک آ پہنچے اور انہوں نے آپؐ کے آستانہ پر اپنے سر جھکا دیئے ...... پس ابتلاؤں سے گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ انہیں جماعتی ترقی کا ایک اہم ذریعہ سمجھنا چاہیئے اور دعاؤں سے اور گریہ وزاری سے اور نیک اور پاک اعمال سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اسی کی نصرت کو جذب کرنا چاہیئے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۵۹ تا صفحہ ۶۱)

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

بچے کا نام "علی عمران" تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ بچے کی صحت و تندرستی و درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ایک خواہش اور تڑپ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے بیس سال قبل ملک کے گوشہ گوشہ کو انوارِ قرآنی سے روشن کرنے کے لئے وقفِ جدید انجمن احمدیہ قائم فرمائی اور اس کے اخراجات پورے کرنے کے لئے چندوں کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"جہاں تک چندوں کا سوال ہے مَیں سمجھتا ہوں کہ چونکہ ہماری جماعت چندہ دینے کی عادی ہے اِس لئے آہستہ آہستہ رقم آنی شروع ہو جائیگی جو رقم مَیں نے تجویز کی ہے وہ بہت معمولی ہے۔

اگر ہر ایک آدمی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی بارہ روپیہ سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے یعنی چھ لاکھ روپیہ ماہوار۔ اور اِس میں ہم دس ہزار مبلّغ رکھ سکتے ہیں اور دس ہزار مبلّغ رکھنے سے مُلک کی کوئی جہت ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رُشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ر جنوری ۱۹۵۸ء)

(ناظم مال وقفِ جدید)

خریدارانِ الفضل کی خدمت میں ضروری گذارش

الفضل کے بعض خریدار اپنا چندہ بذریعہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ بھجواتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ چندہ بھجواتے وقت دفتر الفضل کو اس کی تفصیل سے مطلع فرمائیں اور چٹ نمبر بھی لکھ دیا کریں۔ اگر نیا پرچہ جاری کروانا ہو تو نیا پرچہ لکھ دیا کریں تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

محترمہ فضل بی بی صاحبہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ فضل بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں فضل دین صاحب مرحوم آف پھیروچیچی (ضلع گورداسپور) ۲۹ر جولائی بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب ۱۷ سال کی عمر میں وفات پا گئیں، انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں محمد عبد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ امیر جماعتِ احمدیہ پھیروچیچی کی بیٹی اور مکرم عبد الستار صاحب (تعلیم الاسلام کالج ربوہ) اور مکرم عبد الجبار صاحب آف فضلِ عمر ہسپتال ربوہ) کی والدہ تھیں۔ بہت دعاگو نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنے والی اور سادہ مزاج خاتون تھیں، انکساری کے ساتھ ہر کسی کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ دو بیٹے اور چار بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ۳۰ر جولائی کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴